بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

روزنامہ

خطبہ نمبر ۳

قادیان

الفضل

یوم دوشنبہ

اجرا ۱۵ ماہ فتح ۱۳۲۵ ہش

جلد ۳۵ | ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ ہش | ۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۶ ھ | ۳ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل سے حضور کو درد نقرس شروع ہوگیا ہے۔ رات پھر زیادہ تکلیف رہی۔ صبح کے وقت قدرے افاقہ ہوگیا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کل ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

آج دوپہر جامعہ احمدیہ میں جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "مسیح صلیب پر سے زندہ اترے" کے موضوع پر نہایت عالمانہ تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری لیکچرار جامعہ احمدیہ کے ہاں کل رات لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ۱۹۴۷ء ہے

جماعتوں کو فہرستیں مکمل کرکے جلدی ارسال کرنی چاہئیں

یہ امتحان کا وقت ہے، ہر منٹ ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۴۷ء

(مرتبہ:۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تحریک جدید کے اس حصہ کے مخاطبین کے متعلق جو پنجاب میں یا سرحدیں یوپی یا بہار میں رہتے ہیں۔

وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری

ہے۔ دس فروری کے لکھے ہوئے وعدے قبول کئے جائیں گے۔ اس کے بعد کے وعدے قبول نہیں کئے جائینگے۔ اس کے بعد ان علاقوں کے دور اول میں حصہ لینے والوں کے وعدے نہیں لئے جائینگے۔ چونکہ دیہات میں ہفتہ میں ایک دو دفعہ ڈاک نکلتی ہے۔ اس لئے ۱۰ فروری کے لکھے ہوئے وعدے پندرہ سولہ فروری تک پہنچتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد ان علاقوں کے لئے اس سال کے وعدوں کا دروازہ بند ہو جائیگا۔ اس وقت وعدوں کی جو رفتار ہے وہ ایسی نہیں۔ کہ اسکو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکے۔ کہ اس سال احباب نے تندہی اور محنت سے کام کیا ہے۔ جب میں نے شروع شروع میں

نئے سال کا اعلان

کیا۔ تو پندرہ بیس دن تک تو بڑے جوش کے ساتھ وعدے موصول ہوتے رہے۔ اور جہاں تک ان دوستوں سے ہو سکتا تھا۔ انہوں نے پچھلے سال کی نسبت اس سال کے وعدوں میں زیادتیاں بھی کی تھیں۔ گو اب بھی بعض دوست اپنے چندوں میں زیادتیاں کر رہے ہیں۔ اور بعض تو غیر معمولی طور پر اپنے چندہ کو بڑھا رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ جماعت نے تن دہی اور محنت سے کام کیا ہے۔ کیونکہ اب تو

وعدوں کی فہرستیں

بہت آہستہ آہستہ آرہی ہیں۔ اور ان میں کوئی خاص نمایاں زیادتی نظر نہیں آتی۔ میں نے جماعت کو بارہا اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ہماری قربانیاں کسی ایک وقت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں۔ اور جس قسم کی فوری قربانیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مطبوعہ الحمد حضا قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ کو کرنی پڑی تھیں۔ اس قسم کی قربانیاں ہم کو نہیں کرنی پڑیں۔ اور جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کو تھوڑے عرصہ میں قربانیاں کرنے کے بعد غلبہ حاصل ہو گیا تھا۔ اس طرح ہمارے لئے تھوڑا عرصہ مقدر نہیں صحابہؓ پر

قربانیوں کا بے انتہاء بوجھ

یکدم ڈالا گیا۔ اور ان کو تھوڑے سے عرصہ میں بے انتہا کامیابیاں بھی حاصل ہوئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ مقدر کیا ہے کہ ہماری ترقی صحابہؓ کی نسبت دیر سے ہو۔ اس لحاظ سے ہمارے لئے قربانیوں کا عرصہ بھی لمبا کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ہماری قربانیاں صحابہؓ کی قربانیوں کے مشابہ ہو جائیں اور

ہمارا انعام اور جزا

ان کے انعام اور جزاء کے مشابہ ہو جائے۔ جو کام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو بیس سال یا دیں کہو کہ تیئیس سال (کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی بارہ سال تک مسلمانوں کو مشکلات کا سامنا رہا) میں کرنا پڑا۔ ہمارے متعلق اللہ تعالیٰ نے ہی بہتر جانتا ہے کہ ہماری جماعت اس کو کتنے وقت میں کر سکے گی۔ مگر یہ تو ظاہر ہے کہ اس وقت تک سلسلہ کے اعلان کو

اٹھاون سال

ہو گئے ہیں۔ اٹھاون سال کے عرصہ میں بھی ہمارے کام کا خاتمہ پر پہنچنا تو درکنار ابھی تو وہ ابتدائی مراحل میں نظر آتا ہے۔ اور ابھی تک سلسلہ کی ترقی ایسی نہیں کہ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکیں کہ بقیہ حصہ کام کا

پانچ۔ سات یا دس سال

میں ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہت زیادہ عرصہ ہمیں اپنی قربانیوں کو جاری رکھنا ہوگا۔ اس معاملہ میں اسلام کی مثال بنی اسرائیل کی سی ہے۔ اور ہم ان کے نقش بنقش چل رہے ہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کو بہت تھوڑے عرصہ میں فتح و کامرانی حاصل ہو گئی۔ لیکن حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے زمانہ میں عیسائیوں کو ایک لمبے عرصہ تک قربانیاں کرنی پڑیں۔ اور

قریباً تین سو سال

کی قربانیوں کے بعد انہوں نے کامیابی و کامرانی کا مونہہ دیکھا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلد کامیابی ہو گئی۔ اور ہماری کامیابی میں دیر لگے گی۔ ہاں چونکہ مسیح ناصری (علیہ السلام) سے مسیح محمدی (علیہ السلام) افضل ہے۔ اس لئے اتنا لمبا عرصہ تو نہیں ہو سکتا۔ جتنا کہ عیسائیوں کے لئے مقدر تھا۔ اس سے تو بہرحال کم ہی ہوگا۔ یہ استدلال اس امر سے بھی ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ظل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیوں کا زمانہ حضرت موسیٰؑ سے کم تھا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کو ساٹھ اور ستر سال کے درمیان قربانیاں کرنی پڑیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کو تیئیس سال قربانیاں کرنی پڑیں۔ گویا

نصف سے بھی کچھ کم عرصہ

بنتا ہے۔ اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قوم کی قربانیوں کا زمانہ چونکہ دو سو اسی سال کا تھا۔ اس لحاظ سے ہمارے لئے ایک سو تیس سال کا زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں سے ستاون سال گذر چکے ہیں۔ اور تہتر ستر سال باقی ہیں۔ اور اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ یہ زمانہ یوں بھی سرعت کا ہے۔ اور اس میں دنیوی کام بہت سرعت کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں ایک سو بیس سال سے کبھی کچھ پہلے

فتح و کامرانی

حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ اس لحاظ سے کتنا عرصہ پہلے ہمیں غلبہ اور ترقی حاصل ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کام ستر۔ اسی یا نوے سال میں ہی ہو جائے۔ اور اسی عرصہ میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احمدیت کو دنیا میں قائم کر دے۔ بہرحال قربانیوں کے اتنے کم سال بھی نہیں ہو سکتے جتنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھے۔ صحابہؓ نے کل تیئیس سال قربانیاں کیں۔ اور تیئیس سال میں اسلام کو وہ شان و شوکت حاصل ہو گئی تھی کہ دنیا کی تمام حکومتیں اس کے خلاف آواز اٹھانے سے ڈرتی تھیں۔ لیکن ہمارے اعلان کو اٹھاون سال گذر چکے ہیں۔ اور ابھی ہمیں

صحابہؓ کے مقابلہ میں

کچھ بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مختلف ممالک میں احمدیت کا بیج بو دیا ہے۔ کچھ یہاں بویا ہے کچھ وہاں بویا ہے اور اس بیج کا چھینٹا دنیا کے تمام ممالک میں دے دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس بیج کو دنیا بھر میں اگانا چاہتا ہے اور اسے بڑھانا چاہتا ہے اور دنیا کی ضروریات کو اس سے پورا کرنا چاہتا ہے۔ باقی یہ کہ یہ کام کتنے عرصہ میں ہوگا۔ اس کا پورا علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔ مگر اس کامیابی اور کامرانی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ

وہ آخری لڑائی

کب ہو گی۔ لیکن ہم اپنی اس لڑائی کے متعلق جو کہ دلوں اور نیات کی لڑائی ہے یہ بات یقینی طور پر جانتے ہیں کہ اس کا انجام ہمارے حق میں ہوگا۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے ہم جتنا جتنا کامیابی کے قریب ہوتے جا رہے ہیں اتنا ہی قربانیوں کا زیادہ بوجھ اپنی گردن میں ڈالتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم نہایت ہی اہم دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ ایک دو سال میں جماعت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اس لئے مومنوں کا فرض ہے کہ وہ پورے طور پر تیاری کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کر کے اپنے اخلاص اور نیکی کا نمونہ قائم کریں۔ جو لوگ اس موقعہ پر سستی اور غفلت سے کام لیں گے وہ گر جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دروازے سے دھتکارے دیئے جائیں گے۔ یہ بہت خوف کا مقام ہے ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ تیز تر قدم اٹھائے اور اپنے دوسرے ساتھیوں سے منزل پر پہلے پہنچنے کی کوشش کرے۔ دو سال ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک الہام کے ذریعہ بتایا تھا کہ جزا کا دن تو قریب آ چکا ہے۔ لیکن جماعت ابھی منزل سے دور ہے۔ وہ الہام یہ تھا۔

روز جزا قریب ہے اور راہ بعید ہے

اللہ تعالیٰ نے اس میں بتایا ہے کہ ہم تو انعام دینے کو تیار ہیں۔ لیکن جماعت کو چاہیئے کہ وہ انعام حاصل کرنے کے مقام پر پہنچ جائے۔ تاکہ جب ہمارے انعام کا وقت آئے تو وہ پہلے سے اس مقام پر کھڑے ہوں۔ یہ نہ ہو کہ ہم انعام دینے کے لئے آئیں اور وہ منزل سے دور ہوں۔ یہ حالت بہت خطرناک ہے اور اللہ تعالیٰ وہ دن نہ لائے کہ اللہ تعالیٰ کا طرز

انعام تقسیم کرنے کا اعلان

ہو جائے۔ اور ہم ابھی منزل پر ہی نہ پہنچے ہوں۔ مثلاً کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں فلاں وقت گاؤں سے ایک میل پر گھوڑا یا بیل یا گائے چھوڑ جاؤں گا۔ تم وقت پر پہنچ کر وہ لے لینا۔ دینے والا شخص اپنے وعدہ کے مطابق اگلہ گھوڑا یا بیل یا گائے چھوڑ جائے

طلباء میٹرک پر طلبا کو سال ماہ اگست میں پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان دینے کا ارادہ رکھتے ہوں، ... سے سزیں تا قادیان میں امتحان سنٹر بنانے کی کوشش کی جائے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن لینے والا وقت پر نہ پہنچے۔ تو یقینی بات ہے کہ اسے چور لے جائیگا۔ دینے والا تو دے گیا لیکن لینے والے نے اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے اسے ضائع کر دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں بتایا ہے۔ کہ میں تمہیں انعام تو دینا چاہتا ہوں۔ لیکن ابھی تمہاری راہ بعید ہے۔ اور تم ابھی

اس مقام سے دُور ہو

جہاں میں نے انعام رکھنا ہے۔ اگر تم وقت پر نہ پہنچے۔ تو کوئی دوسرا اٹھا کر لے جائیگا۔ اب انعام حاصل کرنا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ انتہائی کوشش کے ساتھ دوڑ کر اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرے۔ پس میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اور ابھی بہت سے وعدے باقی ہیں۔ جماعتوں کو کوشش کر کے فہرستیں جلدی جلدی مکمل کرنی چاہئیں۔ اور وقت سے پہلے بھجوانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ

آئندہ سال کا بجٹ

تیار ہو سکے۔ اور کارکن اندازہ لگانے میں غلطی نہ کھائیں۔ اندازہ کے غلط ہو جانے سے بجٹ میں بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور آئندہ کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ نہ صرف ہم ہی تبلیغ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ بلکہ

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے

ہمارے لئے تبلیغ کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ ہمارے مبلغ ایک ملک میں سے گزر کر دوسرے ملک میں تبلیغ کے لئے جا رہے تھے۔ کہ اس ملک کے لوگوں نے ہمارے مبلغین کو کہا کہ آپ لوگ آگے دور جا رہے ہیں۔ اور ہمارا ملک جو کہ آپ کے رستہ میں ہے۔ اس میں آپ تبلیغ نہیں کرتے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ہمارے ملک کو جو کہ رستہ میں ہے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اس سے دور آگے کے ممالک میں آپ تبلیغ کرتے ہیں۔ جب اس قسم کے متواتر کئی پیغام ہمارے پاس آئے۔ تو میں نے سمجھا۔ کہ ان لوگوں کے دلوں میں یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کی گئی ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کا خود مبلغ مانگنا اللہ تعالیٰ کی کسی خاص حکمت کے ماتحت ہے۔ چنانچہ ہم نے وہاں کی گورنمنٹ سے اپنے مبلغ کے داخلہ کی اجازت مانگی۔ لیکن گورنمنٹ نے ہمیں جواب دیا۔ کہ یہاں کے لوگ آپ کے مبلغ کے داخلہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ اس لئے اجازت نہیں دی جا سکتی۔ میں نے کہا چونکہ یہ خدائی تحریک ہے کہ وہاں کے غیر احمدیوں نے خود مبلغ کے بھجوانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس لئے یہ جواب ہمارے لئے کافی نہیں۔ ہم نے ایک پاس کے ملک والے مبلغ سے خط و کتابت کی۔ کہ وہ اس دوسرے ملک کے کسی آدمی کو دین کے لئے

زندگی وقف کرنے کی تحریک

کرے۔ تاکہ اس ذریعہ سے اس ملک میں تبلیغ کا راستہ کھل جائے۔ کیونکہ اس علاقہ کے باشندوں کو گورنمنٹ داخل ہونے سے نہیں روک سکتی۔ چنانچہ کئی ہی وہاں سے جواب آیا ہے۔ کہ ایک دوست نے اس کام کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ اور اس دوست نے قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ ان ممالک کا گزارہ پہلے ہی بہت مہنگا تھا۔ اور اب جنگ کی وجہ سے تو اور بھی مہنگا ہو گیا ہے۔ سفر ولایت میں جب ہم شام میں گئے۔ تو میرے ساتھیوں میں سے ایک نے اپنی قمیص دھونے کے لئے دھوبی کو دی۔ جب دھوبی قمیص دھو کر لایا۔ تو اس نے سوا روپیہ قمیص کی دھلائی مانگی۔ میرے ساتھی نے کہا تم قمیص ہی لے جاؤ۔ میں دھلائی نہیں دینا چاہتا۔ کیونکہ دھلائی قمیص کی اصل قیمت سے زیادہ ہے۔ چنانچہ وہ دھوبی قمیص لے کر چلا گیا۔ تو ان ممالک کے گزارے اس قدر گراں ہیں کہ ہندوستان کے اخراجات پر ان کا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ باوجود ان باتوں کے اس دوست نے جو گزارہ اپنے لئے لکھا ہے۔ وہ

نہایت قلیل

ہے۔ اس سے تو ہندوستان میں بھی گزارہ نہیں ہو سکتا۔ وہ دوست نہ قادیان آئے۔ اور نہ ہی انہوں نے سلسلہ کی کتب کا کوئی مطالعہ کیا ہے۔ لیکن قربانی کا جو نمونہ اس دوست نے پیش کیا ہے۔ اس پر رشک آتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ میں اپنی زندگی وقف کرتا ہوں۔ میں اپنا کام چھوڑ کر قادیان تعلیم کے لئے آنے کو تیار ہوں۔ میری دو بیویاں اور (دو مائیں) اور بچے ہیں۔ ان کے گزارہ کے لئے مجھے صرف اتنی اجازت دی جائے کہ میں

قادیان میں کچھ کام کر کے

ان کو گزارہ بھجوا سکوں۔ اور گزارنے کی رقم جس کے لئے انہوں نے کام کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ وہ بتیس روپے لکھی ہے۔ وہ انگریزی درزی ہیں۔ اور کٹنگ کا کام کرتے ہیں۔ ہم نے ان کو لکھا ہے۔ کہ ہم آپ کو اور آپ کے بیوی بچوں کو بھی گزارہ دینگے آپ قادیان آ جائیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف اللہ تعالیٰ دینی کاموں میں ہماری مدد فرماتا ہے۔ بلکہ اپنے فضل سے

نئے نئے ملک

ہمارے سامنے پیش کر رہا ہے۔ کہ ان میں بھی تبلیغ کرو۔ ہمارے جو مبلغ سپین میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے وہاں سے لکھا ہے۔ کہ جو لوگ عربی ممالک کے یہاں آتے ہیں۔ وہ ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ عیسائی ملکوں میں تو تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ہمارے ملکوں میں تبلیغ نہیں کرتے۔ گویا ہمارے ایک ایک ملک کے مبلغوں سے دوسرے ملکوں کے لوگ ہماری جماعت کے متعلق علم حاصل کرتے ہیں اور پھر وہ

مبلغین کا مطالبہ

شروع کر دیتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اور خدائی ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے تبلیغی پروگرام کو زیادہ وسیع کرنا چاہتا ہے۔ اور مبلغین جتنے زیادہ ہوتے جائینگے۔ اتنا ہی جماعت پر بوجھ بڑھتا جائے گا۔ جہاں مبلغ عامل کرنے کے لئے مدارس میں زیادہ طلباء کو داخل کرنا پڑے گا۔ ان کو بھی وظائف دینے ہونگے۔ اور پھر نئے نئے مشن کھولنے کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ لیکن ان اخراجات کو دیکھ کر میں گھبراتا نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کی آواز

کو سنکر کافر کے سوا کوئی پیچھے نہیں رہ سکتا۔ اور اس شخص سے زیادہ شقی اور بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ملاقات کے لئے بلایا۔ اور وہ پیچھے بیٹھا رہا۔ اس کے کانوں میں اللہ تعالیٰ کی آوازیں آئیں۔ لیکن وہ اپنی غفلت سستی اور بخل کی وجہ سے

اللہ تعالیٰ کی ملاقات

سے محروم ہو گیا۔ پس یہ امتحان کا وقت ہے۔ ہر صبح اور ہر شام بلکہ ہر منٹ اور ہر سیکنڈ ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کر کے اپنے گھروں کو اس کی برکتوں اور فضلوں سے بھر لیں۔

اعلان

ہمارے ایک احمدی دوست نے فروٹ کی دوکان لاہور میں کھولی ہے۔ اگر کوئی دوست بنوں۔ ناگپور اور پشاور سے ان کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ تو ان سے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مشتاق احمد صاحب معرفت حفیظ احمد حب ایس۔ آئی نولکھا بی ایس لاہور ڈیکوریٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

عورتوں کے حقوق کی نگہداشت

قادیان ۳۱ر ماہ صلح آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے

فرمایا۔ آج میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جہانتک انسانیت کا سوال ہے۔ عورت اور مرد کے جذبات اور احساسات ایک ہی قسم کے ہیں۔ بعض چھوٹی چھوٹی غلطیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے نتیجہ میں انسان پڑھتے پڑھتے امور میں ٹھوکر کھا جاتا اور کچھ کے کچھ خیالات اور توہمات میں پڑ جاتا ہے۔ ان میں سے ایک امر جس کو میں بیان کرنے لگا ہوں عورت کے حقوق کے متعلق ہے۔ قرآن کریم نے اس نکتہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے فرمایا ہے یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا کہ اے انسانو! تم سب کو ہم نے ایک نفس سے پیدا کیا۔ اور ایک ہی جوہر سے تمہاری زوج یعنی عورت کو پیدا کیا ہے۔ جہانتک انسانی فطرت کا سوال ہے اس میں عورت کی تخلیق بھی ویسے ہی ہوئی ہے جیسے مرد کی۔ خلق منھا زوجھا کے الفاظ میں اس نکتہ کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ عورت اور مرد کے جوہر میں کوئی فرق نہیں۔ جیسی عورت کی فطرت اور خواہشات ہیں ویسے ہی مرد کی۔ اس لئے جیسے حقوق مرد کے ہیں ویسے عورت کو بھی ملنے چاہئیں۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ تمام انسانوں کو صرف ایک انسان سے پیدا کیا ہے کیونکہ اس میں تو کوئی حکمت کی بات معلوم نہیں ہوتی۔

مگر افسوس ہے کہ عرصہ دراز سے عورت تو اس کے فطری حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی۔ چنانچہ اسی لئے آئے دن وہاں عورتوں کی طرف سے مردوں کے خلاف بغاوتیں ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ کچھ فطرتاً انسانی لبی غلامی اور دیرینہ ظلم کے بعد لازماً اس کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور بغاوت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اور چھوٹوں اور مردوں کی بغاوتیں اسی ظلم کے نتیجہ میں آئے دن ہوتی رہتی ہیں۔ مگر جہانتک انسانی ضروریات کا سوال ہے وہ (چھوٹوں کے بغیر بھی ہو سکتی ہیں، اور مردوں کے بغیر بھی دنیا کے کاروبار چل سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ میں نہ ہی اچھوت ہوتے ہیں اور نہ ہی زیادہ مزدور لوگ دوسروں کے کام کرتے ہی رہتے ہیں۔ مگر عورتوں کی بغاوت سے دنیا کا کاروبار ہی بند نہ ہو۔ بلکہ ساری دنیا ہی ختم ہو جائے۔ ذرا اس بغاوت کا تصور تو کر و کتنا بھیانک ہے کہ جب عورتیں مردوں کے خلاف بغاوت کے لئے کھڑی ہو جائیں۔ بچے پیدا کرنے سے انکار کر دیں۔ تو یہ دنیا کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ لازماً اس کا نتیجہ نسل کشی اور بدکاری ہوگا۔ پس جس ظلم کے اتنے خطرناک نتائج نکلنے والے ہوں اسے روا رکھنا سخت حماقت ہے۔ آپ لوگوں کو عورت کے حقوق کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دینی چاہئیے۔ اور نیکی کے کاموں میں جس طرح مردوں کی شمولیت لازمی ہے اسی طرح عورتوں کو بھی موقعہ دینا چاہئیے۔ مجھے ایک عورت کا خط موصول ہوا جس میں اس نے لکھا ہے کہ میرا خاوند مجھے علیحدہ چندے دینے نہیں دیتا۔ وہ کہتا ہے کہ میرے چندہ میں تم بھی شریک ہو۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ جس طرح مرد کی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ اپنے ہاتھ سے نیکی کرے اسی طرح عورت کی فطرت بھی اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ خود نیکی بجا لاکر اپنے لئے ثواب کمائے۔ نیکی سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔ جب تک ہر شخص خود نہ کرے اس کے دل کی صفائی کس طرح ہو سکتی ہے جس طرح نماز دوسرے کی طرف سے نہیں پڑھی جا سکتی۔ اسی طرح چندہ بھی دوسرے کی طرف سے نہیں دیا جا سکتا۔ پس آپ لوگوں کو عورتوں کو بھی چندوں وغیرہ میں شمولیت کا موقعہ دینا چاہئیے۔ تاکہ ان کی فطرت کا تقاضا بھی پورا ہوتا رہے۔ صرف چندہ ہی نہیں یہ تو مثال کے طور پر میں نے بیان کیا ہے۔ ہر شعبہ حیات میں عورت کو برابر کا شریک سمجھنا چاہئیے۔ اور اسے اس کے حقوق دینے چاہئیں۔ مرد کے حقوق کو جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ الرجال قوامون علی النساء اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد کو مگر یہ معاملات میں دیٹو پاور کا درجہ حاصل ہے جب میاں بیوی میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے۔ تو اس وقت مرد کا فیصلہ نافذ ہوگا۔ لیکن جب اختلاف بڑھ جائے اور مرد دیٹو پاور کا ناجائز استعمال کرے تو عورت کو عدالت کی رو سے اپنے حقوق لینے کی اجازت ہے۔ پس میں مردوں اور خصوصاً نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کوشش کریں۔ اور اسلام کے رستہ میں دیوار حائل نہ کریں۔

منیر احمد مدنی

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تمہارے لئے قربانیاں کرنے کا یہی موقعہ ہے

آگے بڑھو اور اپنے مالوں کو راہ خدا میں قربان کر دو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ ۱۷ر جنوری بمقام بیت الفضل مورخہ ۳۰ر جنوری آپ کے پیش ہو چکا ہے۔ آج ۳۱ر جنوری کا تازہ خطبہ جو تحریک جدید کے وعدوں کے متعلق ہے آپ کے پیش ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ حضور کا ایک ارشاد آپ کے پیش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے فرمایا:۔

"جہانتک تحریک جدید کے کام کے چلانے کا سوال ہے جماعت نے اس معاملہ میں بیمثال قربانی پیش کی ہے۔ اور ہر قربانی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو پھیلتا پھولتا۔ اور بار بار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہئیے کہ آئندہ اسے پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کرنے کی توفیق ملے۔"

"جن کو قربانی میں بڑھنے کی توفیق نہیں ملی۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکنا چاہئیے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی سستیوں اور کمزوریوں کو دور کرے۔ اور قربانیوں میں قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔"

"دور اول والوں کے انیس ۱۹ سالہ دور میں سے بارہ سال گذر چکے ہیں۔ بارہ سال قربانی کرنے کے بعد سستی کرنا ایک افسوسناک امر ہے۔ گویا بائیسویں صدی زمانہ گذر چکا ہے۔ زیادہ رستہ طے ہو چکا ہے۔ اور تھوڑا رستہ باقی ہے۔ اب سست ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے"

پس دفتر اول کے مجاہدوں کو پیچھے ہٹنے کا کوئی موقعہ نہیں۔ بلکہ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ تیرھویں سال میں اپنی وہ قربانی پیش کریں جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہے۔ ان کا وعدہ گذشتہ سالوں سے بڑھ چڑھ کر ہونا چاہئیے کیونکہ ان کی گذشتہ قربانی کے قبول ہونے کا یہی ثبوت ہے۔

کچھ دوست ایسے ہیں جن کی آمدنی تو خدا کے فضل سے معقول ہے۔ مگر انکی قربانی کا حصہ ان کی آمد خداداد کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اس لئے ایسے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی آمد کے مقابلہ میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ یاد رہے کہ تحریک جدید کو اب اپنی تبلیغی مرکزی سکیم کے کامیاب کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو اپنے حوصلہ کے مطابق قربانی نہیں کرنی چاہئیے۔ بلکہ دین کی ضرورت کے مطابق قربانی کرنی چاہئیے۔ پس جماعتوں کے احباب اور وہ جو براہ راست وعدہ کرتے ہیں انہیں تیرھویں سال کے وعدے جلد سے جلد نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ دفتر اول فروری سے پہلے پہلے اپنے مقدس امام کے حضور براہ راست پیش کرنے چاہئیں جن جماعتوں نے پہلے نامکمل فہرست ارسال کی ہے۔ وہ اب اپنی بقیہ فہرست بھیج کر اسے مکمل کر لیں جنہوں نے ابھی تک پہلے فہرست نہیں بھیجی وہ اب فوری توجہ کر کے اپنی مکمل فہرست ارسال فرمائیں۔ اور یہ امر ہمیشہ مدنظر رکھنے والے احباب تو حضور کا یہ ارشاد پڑھتے ہی اپنا وعدہ مکمل کر کے حضور میں پیش کر دیں۔ تا دفتر اول فروری سے پہلے ان کا وعدہ پیش حضور ہو جائے۔

وکیل المال تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفر کشمیر

(۳)

(تقریر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء)

اسی طرح مسیحی تاریخوں میں دوسرے حواریوں کے تبلیغی سفروں کے حالات بھی محفوظ ہیں مگر ان میں حضرت عیسیٰ کے دمشق کے بعد کے سفروں کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ نقص اور یہ خلا اہل اسلام۔ اہل فارس۔ اور اہل ہندوستان کی قدیم روایات سے جو کسی زمانہ میں زبان زد خلائق تھیں اور اب تحریر میں قلمبند ہیں پورا ہوتا ہے۔ ان روایتوں سے جن کے بیان کرنے والے مختلف جگہوں کے اور مختلف قوموں اور مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں حضرت عیسیٰ کے تبلیغی سفر کی مختلف منزلوں کا پتہ واضح طور پر چلتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مشہور تصنیف "مسیح ہندوستان میں" بعض ایسی روایتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اور ان سے اخذ کر کے حضرت عیسیٰ کے سفر کی مختلف منزلیں ایک نقشہ کی صورت میں دکھلائی ہیں جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ واقعہ صلیب کے بعد گلیل اور طبریہ اور وہاں سے دمشق اور دمشق سے نصیبین اور نصیبین سے فارس اور افغانستان کے راستہ پنجاب میں اور پنجاب سے ہوتے ہوئے کشمیر پہنچے۔

جن روایات سے آپ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ ان میں سے ایک روایت روضۃ الصفاء کی ہے جو مشہور تاریخی کتاب ہے۔ اور فارسی زبان میں ہے۔ اور ۱۲۷۱ھ میں لکھی گئی۔ روضۃ الصفا کے مصنف محمد خاوند شاہ نے حضرت عیسیٰ کی بیت المقدس سے ہجرت کا ذکر کر کے لکھا ہے "جوں یہود حضرت نبوی را تکذیب نمودہ از شہر اخراج کردند عیسیٰ بامریم روئے براہ نہند (صفحہ ۱۴۹) اور پھر انہوں نے ایک دوسرا عنوان حضرت عیسیٰ کا نصیبین کی طرف جانے کا قائم کیا ہے۔ اور یہ لکھا ہے۔ "در باب اخبار گفتہ اند کہ دوزبان عیسیٰ بادشاہ بود در ولایت نصیبین لجاجت در رجعہ منکر بود جبار حضرت نبوی بدخوبت او امور شدہ متوجہ نصیبین گشت ملک نصیبین بانکرد تو رابع۔ او دیا جملہ عیسیٰ ایمان آوردند۔ یعنی جب یہود نے حضرت عیسیٰ کی تکذیب کی۔ اور انہیں شہر سے نکال دیا۔ تو وہ مریم کے ساتھ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ان کے زمانہ میں نصیبین کے صوبہ میں ایک متکبر و جبار بادشاہ تھا۔ حضرت عیسیٰ کو اسے دعوت حق پہنچانے کا حکم ہوا۔ تو وہ نصیبین پہنچے آخر ان کی تبلیغ سے وہ بادشاہ اور اس کی فوج اور اس کے حوالی موالی اور تمام رعایا آپ پر ایمان لے آئے۔ اس کتاب میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ علاوہ حضرت مریم کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تو ما۔ یعقوب اور شمعون حواری بھی تھے۔ اور پھر اس کتاب میں یہ بھی ہے "وعیسیٰ ہر سکوت بر دہان بہ نہادہ بلہم طے منازل مراحل مے نمود (دیکھیں اظہار صفحہ ۱۴۸ تا ۱۴۹) یعنی حضرت عیسیٰ خاموشی کی مہر اپنے منہ پر لگا کر اسی طرح اکٹھے سفر کی منزلیں اور مرحلے طے کیا کرتے تھے۔ اس تعلق میں وہ اسلامی روایت بھی نہایت قیمتی ہے۔ جو کنز العمال میں (جلد دوئم صفحہ ۳۴۳ پر) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ گو اس روایت میں حضرت عیسیٰؑ کا کسی خاص مقام پر جانے کا ذکر نہیں۔ مگر اس سے خفیہ سفروں کی حقیقت کا علم ضرور ہوتا ہے۔ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں

اوحی اللہ الی عیسیٰ ان یا عیسیٰ تنقل من مکان الی مکان لئلا تعرف

فتوفی عیسیٰ اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی۔ کہ تو نقل مکانی کر یعنی جاتو پہنچا جائے۔ اور تجھے دکھ دیا جائے۔

روضۃ الصفاء کے بیانات سے چار باتیں واضح ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ حضرت عیسیٰ کی جس ہجرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ہجرت وہی ہے۔ جو یہودیوں سے تنگ آمد بجنگ آمد ہو کر آپ نے اختیار کی۔ (دوئم) آپ نصیبین میں پہنچے۔ (سوئم) اس سفر میں آپ کے ساتھ آپ کی والدہ یعقوب توما۔ اور شمعون حواری بھی تھے۔ (چہارم) یہ کہ آپ نے اور آپ کے حواریوں نے وہاں تبلیغ بھی کی۔ اور بہت سے لوگ آپ پر ایمان لائے۔

یہ امر کہ نصیبین میں اس وقت بنی اسرائیل کے قبائل آباد تھے۔ زمانہ قدیم کے مشہور یونانی تیاح اور مؤرخ جوزی فس کی روایت سے تصدیق پاتا ہے۔ اس تیاح کی کتاب جو اٹھائیس فصل و کے شروع میں لکھا ہے کہ ان یہودیوں پر جو جزیرہ عراق حضوصاً وہ جو بابل بستے تھے ایک نہایت ہی افسوسناک آفت برپا ہوئی جس سے ساری قوم نیرو اور نصیبین کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوئی۔ وہاں کے جنگجو باشندوں کی مدد سے ان کو پناہ ملی۔ اور وہاں آباد ہوئے (ترجمہ مسٹر ولیم وسٹن Whiston نے انگریزی زبان میں کیا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب ۱۸، جز ۹ : ۱-۸)

جوزی فس کی اس شہادت سے روضۃ الصفاء کے مصنف کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کا اپنے بعض حواریوں سمیت نصیبین میں جانا اور وہاں یہود کو تبلیغ کرنا درحقیقت اسی طے شدہ تبلیغی پروگرام کے مطابق تھا جو واقعہ صلیب کے بعد گلیل کے پہاڑیوں میں بحیرہ طبریہ کے کنارے پر کیا گیا۔ بلاد فارس اور ہندوستان کے شمالی حصوں میں حضرت عیسیٰ کے پہنچنے کا ذکر بدھ مذہب کے قدیم صحیفوں اور نوشتوں میں ملتا ہے ان نوشتوں کا علم خانہ رپ سے پہلے یورپی سیاح نوٹووچ کو ۱۸۸۷ء میں ہوا جب اس نے لداخ۔ کاشمر اور جموں کی سیر و سیاحت کی۔ اس سیاح نے مسیح کی "نامعلوم زندگی" کے بارہ میں بدھ مت کے بعض قدیم نوشتوں کے اقتباسات نقل کئے ہیں۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان ملکوں میں آنے کا ذکر موجود ہے۔ ان نوشتوں سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے تبلیغی سفر کی آخری منزل کشمیر کا علاقہ تھا۔ اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہوا ہے۔ اور اس کا نام "The UNKNOWN LIFE OF JESUS" ہے یعنی مسیح کی نامعلوم زندگی بدھ مذہب کے ان قدیم نوشتوں میں یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ مسیح فارس سے بھی گذرے۔ اور وہاں کے اہل نے ان کی مخالفت کی کاہنوں نے لوگوں کو منع کر دیا کہ کوئی ان کی بات نہ سنے اور ان میں یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کے برہمنوں نے بھی حضرت عیسیٰ کی مخالفت کی۔ اور یہ کہ کشمیر اور تبت کے بعض وحشی قوموں میں جو گوتم بدھ کے پیرو تھے۔ حضرت عیسیٰ کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا اور انہیں ان کے درمیان قبولیت حاصل ہوئی۔

روسی تیاح یہ کہتا ہے۔ کہ جو نوشتے ان کو حمص کے معبد میں دکھلائے گئے۔ اور ان کا ترجمہ سنایا گیا سو واقعات کے لحاظ سے ان کی ترتیب خلط ملط ہے۔ ہمیں اس وقت ان نوشتوں میں مندرجہ واقعات کی ترتیب کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اس قدر ثابت کرنا مقصود ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کا کشمیر اور اس کے ارد گرد [illegible] ان نوشتوں سے ثابت ہے۔ اور عیسائی کلیسا کی تاریخ سے ابھی بتلایا جا چکا ہے۔ کہ توما حواری بھی فارس اور ہندوستان کے شمال مغربی حصوں میں تبلیغ کے واسطے آئے۔

یہاں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ اور توما حواری نے یہ دور دراز کا سفر کیوں اختیار کیا۔ جو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں تھے۔ اس سوال کا جواب بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اس تبلیغی پروگرام کو مدنظر رکھیں جو واقعہ صلیب کے بعد گلیل کی پہاڑیوں میں طے کیا گیا۔ اس پروگرام کا اہم مقصد تھا کہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ڈھونڈا اور ان کو راہ راست پر لایا جائے موجودہ زمانہ کے علماء کی تحقیق نے بغیر کسی شک و شبہ کی گنجائش کے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ افغانستان۔ ہزارہ کشمیر میں بسنے والی اقوام کا بیشتر حصہ اسرائیل النسل ہے یہ لوگ ان اسرائیلی مہاجرین کی نسل میں سے ہیں جو پہلے آشوریوں۔ کلدانیوں اور بابلیوں کی قید میں رہتے پھر وہاں غلامی کی مشقت اور مظالم کی تاب نہ لا کر بلخ اور بخارا میں آ گئے اور وہاں کچھ عرصہ بود و باش رکھنے کے بعد ایرانیوں کے مظالم کے تختہ مشق بنے۔ اور پھر وہاں سے مشرقی ملکوں کی طرف کوچ کرتے ہوئے رفتہ رفتہ افغانستان کشمیر اور ہندوستان کے اس پہاڑوں میں پناہ لی اور یہاں زمانہ دراز کے سیاسی اور مذہبی انقلابات نے ان پر ایسا پردہ ڈالا۔ کہ اپنوں اور بیگانوں کو بھی بھول گیا۔ وہ یہاں پر کس طرح پہنچے۔ ہمارے زمانہ کے محققین نے افغانوں۔ ہزارہ والوں اور کشمیریوں کی روایات کی اچھی طرح چھان بین کی ہے۔ ان کے پرانے کتبوں اور سکوں اور دیگر یادگار قدیمہ کو دیکھا۔ ان کی زبان کا بھی مطالعہ کیا۔ ان کی قدیم رسوم و عادات اور ان کے مذہبی نوشتوں کا جائزہ لیا۔ ان کی شکل و شباہت ان کی طرز معاشرت ان کے

(باقی دیکھو صفحہ ۸ کالم ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل ہر شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر میں بھیج دے دیکھ کر کارروائی بہشتی مقبرہ

نمبر ۹۴۴۶ - منکوحہ خوشی محمد ولد میاں اللہ دتا صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکار عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن رائے کے ڈاکخانہ میرک پور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مؤرخہ ۳۰ تاریخ ۱۲ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ صرف مزدوری پیشہ جو کچھ گزارہ ہو بشرح شماری ۱/۹ روپیہ اور ۱/۱۰ حصہ آمد پر چندہ ہو جاتا ہے۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا اسی وقت مجلس کارپرداز کو دیتا ہوں گا جس سے کہ بعد حسب قواعد [illegible] ہو جاؤں۔ العبد۔ خوشی محمد موصی نشان انگوٹھا گواہ شد۔ غلام دین سکرٹری مال۔ گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۸۴۶ - منکوحہ نسیم بی بی ہیرہ ولد محمد صاحب قوم جٹ عمر ۲۱ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن بھینی باگو ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مؤرخہ ۲ تاریخ ۱۲ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد جو [illegible] پانچ حصال میں سے خاوند کی تھی اسمیں سے دسواں حصہ مجھ مقامیں کے بدلہ حصہ کی وصیت کی تھی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور بھی جائداد پیدا کروں یا میرے نام کوئی ہبہ ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زیور کوئی نہیں۔ الاماشاء اللہ۔ بیشم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد۔ سکندر علی گواہ شد۔ جتھ علی فتی چوہدری و مولوی محمد صدیق گواہ شد۔ علی محمد صحابی و مولوی انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۸۳۶ - منکوحہ جنت بی بی عرف مجیدن بیوہ نظر محمد قوم تیلی عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن سرور ضلع جالندھر حال وارد قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد جو آجکل قریب ۲۰ روپیہ کے ہے کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الاماشاء اللہ۔ نشان انگوٹھا جنت بی بی موصیہ گواہ شد۔ محمد یوسف امیر جماعت احمدیہ سرور گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

اعلان نکاح

عزیزہ سعیدہ بیگم بنت حکیم عطاء اللہ صاحب ساکن اوڈ ضلع جالندھر کا نکاح بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پر عزیزم محمد امین ولد حکیم محمد عبداللہ صاحب ساکن ڈھیسیاں کا منہ ضلع جالندھر کے ساتھ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے ۲ ۱۲ ۴۶ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار رحیم علیفیل محمد

روپ سنوار کریم

چھائیوں۔ کیلوں دھبوں سے اور جھاڑوں کا کامیاب علاج قیمت عمدہ فی شیشی

مشک چن سینٹ

دلکش و مفرح خوشبو نیز ہر قسم کے عطر حاصل کریں قیمت فیشل اول درجہ ۱/۲ روپے دوئم درجہ ۱/۵ روپے

حمید پیر فارمیسی قادیان

پیرس کولڈ کریم

جلد بلائم اور خوبصورتی رکھنے والی بہترین چیز ہے قیمت ۱۲ اونس ۱/۲ روپیہ

ایجنٹ برائے ڈیلر کمیشن کیلئے ملاحظہ کریں حمید پیر فارمیسی قادیان

جناب ڈپٹی جنرل منیجر صاحب اومنی ریلوے

تحریر فرماتے ہیں۔ مجھے دفتری کام سے بہت تھکن اور کمزوری محسوس ہونے لگتی تھی۔ آپ کے بھیجے ہوئے کی گولیوں کے ایک ہفتہ استعمال سے اب کام سے نہ تھکن محسوس ہوتی ہے۔ نہ کمزوری۔ بہت مفید طلسمی اثر گولیاں ہیں۔

(دستخط ڈاکٹر چوہدری سردار خاں صاحب ڈی۔ جی۔ ایم) دو ہفتہ کا کورس ساڑھے سات روپے۔ ایکما کا کورس قیمت چودہ روپے۔

(طبیہ عجائب گھر قادیان)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے ایل ایل بی سب جج درجہ اول بھیرہ

دعویٰ یا اپیل مقدمہ نمبر ۲۵۶ سنہ ۴۶

میاں غلام حبیب ولد میاں کرمدین پراچہ سکنہ بھیرہ بنام عبدالرحیم وغیرہ جنکی رو سے بنام فضل احمد معروف فضل محمد ولد حافظ غلام رسول، پکتیان سلطان احمد ولد فضل احمد معروف فضل محمد اقوام جالپ پراچہ

موضع خیر کوٹ تحصیل بھلوال

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا مستثنیٰ سالہ مذکور تحصیل سن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام سالہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سالہ مذکور تاریخ ۲ ۲ ۴۶ کو مقام بھیرہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی بخطرفہ عمل میں آویگی آج تاریخ ۱۲ ۱۲ ۴۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت (دستخط حاکم)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے ایل ایل بی سب جج درجہ اول بھیرہ

دعویٰ یا اپیل دیوانی نمبر ۱۲۱

ویٹ منسی کاربار سوسومہ سردار بھگوان سنگھ

بنام لعل چند گوبند رائے۔

جنکی رو سے بنام لعل چند ولد بھگوانداس ذات برہمن سکنہ موضع رتوچھ پرگنہ طحصیل چوہالیس مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی لعل چند مذکور تحصیل سن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام لعل چند مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر بالا مذکور تاریخ ۲ ۲ ۴۶ کو مقام بھیرہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی بخطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج تاریخ ۱۲ ۱۲ ۴۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت (دستخط حاکم)

جناب ملک نثار احمد صاحب قادیان

تحریر فرماتے ہیں۔ میں آپکو یہ لکھتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکے تیار کردہ سرمہ مبارک کی ایک شیشی استعمال کی میری آنکھوں میں سرخی چھائی رہتی تھی۔ سرمہ مبارک کے استعمال سے یہ تکلیف دور ہوگئی۔ میں یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں۔ تا دیگر احباب کرام بھی اس سے مستفید ہو سکیں

بشارت احمد ۱۲/۱/۴۷

سرمہ مبارک فی تولہ دو روپے ۸ آنے

دواخانہ زین الدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی ترقی کی صرف

ایک ہی راہ طالب حق کو مفت

تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سرمہ میر اخاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ کمزور نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور تمام کام کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اسکی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ اور آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فیتولہ ۸ ماشہ ۵ عدد چھ ماشہ ۱۲ عدد

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

اسلام اور مساوات

جہاں مالک اور مزدور ایک ہی صف میں کام کرتے ہیں

بہترین ٹارچ بنانے والا کارخانہ

سام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سروس کمیشن لاہور

سٹورز ڈیپارٹمنٹ مغلپورہ میں آفس کلرکس کلاس II گریڈ کے تین عارضی آسامیوں کو جو مسلمانوں کے لئے ریزرو ہیں پُر کرنے کے لئے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

اس کے علاوہ ۱۲ قابل امیدواروں (۱۰ مسلمان ایک اینگلو انڈین یا ہندوستان میں مقیم یورپین ایک سکھ پارسی یا ہندوستانی عیسائی اور ایک شیڈیول کاسٹ مخصوص) کے نام فہرست انتظار میں پر رکھے جائینگے

تنخواہ :- ۴۰/- روپیہ ماہوار عارضی طور پر ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳۰ کے سکیل میں معہ مہنگائی اور دیگر الاؤنس کے جو قواعد کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سستے غلوں پر اشیائے خوردنی خریدنے کی رعایت حاصل ہوگی۔ اینگلو انڈین اور ہندوستان میں مقیم یورپین کو کم از کم ۵۵/- روپے ماہوار تنخواہ اور الاؤنس دیئے جائینگے

معیار قابلیت:۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن اگر نتائج کا اعلان ڈویژن میں کیا جاتا ہے) جونیئر کیمرج یا اسکے برابر کا امتحان پاس ہو۔ نیز امیدواروں کی سپیڈ ٹیسٹ سسٹم سے ٹائپ کرنے کی کم از کم رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہونی چاہیئے

عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان اور گریجوایٹ کیلئے ۳۰ سال۔ پسماندہ اقوام کی صورت میں بڑی عمر کی میعاد ۳ سال اور بڑھائی جاسکتی ہے سابقہ فوجی آدمی، ۴ سال کی عمر تک اہل سمجھے جائینگے

درخواستیں مجوزہ عہدوں پر جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے اسٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتے ہیں سیکرٹری نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن ۴۳ لارنس روڈ لاہور کے نام آنی چاہئیں۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہے مکمل تفصیلات کیلئے اپنے پتہ کا ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیجکر سیکرٹری کو لکھیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سروس کمیشن لاہور

لاہور ڈویژن میں ٹائپسٹ کلاس III گریڈ کی تین عارضی آسامیوں جن میں دو مسلمانوں کے لئے ریزرو ہیں کو پُر کرنے کے لئے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ اسکے علاوہ قابل مسلمان امیدواروں کے نام فہرست انتظار میں پر رکھے جائینگے تنخواہ ۴۰/- روپیہ ماہوار (عارضی طور پر) ۳۰-۲½-۵۰ ۲/-۶۰ روپیہ کے گریڈ پر مہنگائی و دیگر الاؤنس جائے کے جو قواعد کے مطابق دیئے جاتے ہیں اس کے علاوہ سستے غلوں پر اشیاء خوردنی خریدنے کی رعایت حاصل ہوگی

معیار قابلیت:۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن اگر نتائج کا اعلان ڈویژن میں کیا جاتا ہے، جونیئر کیمرج یا اسکے برابر کا امتحان پاس ہو۔ نیز امیدواروں کی سپیڈ ٹیسٹ سسٹم سے ٹائپ کرنے کی کم از کم رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہونی چاہیئے

عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان اور گریجوایٹ کیلئے ۳۰ سال۔ پسماندہ اقوام کی صورت میں بڑی عمر کی میعاد ۳ سال اور بڑھائی جاسکتی ہے سابقہ فوجی آدمی، ۴ سال کی عمر تک اہل سمجھے جائینگے

درخواستیں مجوزہ عہدوں پر جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے اسٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتے ہیں سیکرٹری نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن ۴۳ لارنس روڈ لاہور کے نام پتہ پر ارسال کرنی چاہئیں۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۸/۲ ہے

مکمل تفصیلات کیلئے اپنے پتہ کا ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیجکر سیکرٹری کو لکھیں۔

قادیان میں نہایت باموقعہ قابل فروخت جائداد

ریلوے روڈ و غلہ منڈی میں قطعات

میرے پاس ریلوے روڈ اور غلہ منڈی میں دو کانات کیلئے چند باموقعہ قطعات قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب اس بارہ میں مجھ سے خط و کتابت کریں۔ یا ملک محمد عبداللہ صاحب مولویفاضل سے ملیں۔ خط کے ساتھ پر قطعات کا نقشہ بھجوایا جاسکتا ہے۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد قادیان

ریشمی بنارسی اور مشہدی لنگیاں خریدنے کیلئے بٹالہ ہاؤس امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳۰ جنوری:۔ تمام انگریز عورتوں اور بچوں اور غیر ضروری شہریوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ چند دنوں کے اندر اندر فلسطین خالی کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انگلینڈ اور کو یہ حکم نافذ کر دیا جائیگا۔ یہ تحریک دہشت پسند یہودیوں کے خلاف فیصلہ کن مہم جاری کرنے کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہے۔

نئی دہلی یکم فروری:۔ آل انڈیا لیجسلیٹو اسمبلی کا نفرنس کا آئندہ اجلاس ۱۵ اپریل کو گوالیار میں منعقد ہوگا۔

دہلی یکم فروری:۔ آج مولانا آزاد کی تعلیم گاہ پر قوم پرست مسلمان لیڈروں کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں سندھ جمعیت جمعیۃ العلماء خاکسار۔ مجلس مومنین اور مسلم مجلس کے نمائندوں نے شمولیت کی۔ اجلاس میں ایک مشترکہ پالیسی اختیار کرنے پر زور دیا گیا۔

لاہور یکم فروری:۔ حکومت پنجاب نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ جمعہ کے روز جمعہ کی نماز سے قبل شہر میں کچھ زیادہ سرگرمی کی اطلاعیں نظر آتی تھیں۔ بہر میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ اور اس کا ایک اجلاس شروع ہوا جس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ کوئی بلا واسطہ گرفتاری نہ کی گئی۔ البتہ خاص خاص کو زیر حراست لیا گیا۔ مگر جلد ہی رہا کر دیا گیا۔

دوسرے اضلاع سے اطلاعات مظہر ہیں کہ ۳۰ جنوری کو صورت حالات کافی حد تک بہتر ہو گئی۔

روم یکم فروری:۔ بحیرہ روم کے اتحادی بیڑے کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ میں اتحادی کنٹرول ختم کر دیا گیا ہے۔ بیڑے کمانڈر نے اٹلی سے تمام برطانوی اور امریکن فوجوں کو ہٹانے کی سکیم کو منظور کر لیا ہے۔

رنگون یکم فروری:۔ جنرل اوٹگ سان نے اہل برما سے اپیل کی ہے کہ وہ برطانیہ اور برما کے معاہدہ کو منظور کر لیں۔ آپ نے مزید کہا اس معاہدہ کی بنیادوں پر برما کو آزادی حاصل ہو جائیگی۔

دہلی یکم فروری:۔ بمبئی میں برطانوی تو نصل سے ساکنہ واطلاع مظہر ہے۔ کہ بمبئی کے ضلع اتنا نارائن میں بسنے والے بسندت تینوں کو صحیح وسلامت نکال لیا گیا ہے۔ اس مقام پر کچھ دنوں سے فلیگ جاری ہے۔

لاہور ۳۰ جنوری:۔ محکمہ انہار پنجاب کے بڑے افسروں نے

لنڈن ۳۰ جنوری:۔ مسٹر ولیم جان میک کیل کو آج ڈیوک آف گلوسٹر کی جگہ آسٹریلیا کے گورنر جنرل مقرر کر دیا گیا۔ ان کی عمر اس وقت ۵۶ سال ہے۔

بمبئی یکم فروری:۔ آج صبح مشرقی داؤد اور لوئر پریل کے علاقوں میں خنجر زنی کی دو وارداتیں ہوئیں۔

لنڈن ۳۰ جنوری:۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ آج دوپہر کو ظہرانہ تناول کرنے کے بعد جنوبی افریقہ روانہ ہونے کے لئے تقریب گنگھم سے روانہ ہو گئے۔ شاہی قافلہ کل صبح پورٹسماؤتھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آرہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کیطرف سے تا حال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فوراً وعدے بھجوا دیں

دیدیا جائے۔

لائلپور یکم فروری:۔ گزشتہ شب لوئل کالج میں آگ لگ گئی۔ اس کی ابتدا کالج کے ہال سے ہوئی۔ اس سے وہ اپیل اس ہال میں ڈراما ختم ہوا تھا۔ کئی لاکھ روپیہ کی جائداد جس میں بیش قیمت کتابیں بھی شامل تھیں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گئیں۔ سبب معلوم نہیں ہو سکا۔

لنڈن ۳۰ جنوری:۔ لنڈن (ٹائمز) کی مسجد احمدیہ کے امام چوہدری ظفر اللہ خان احمد صاحب باجوہ نے پرسوں۔ اعلان کیا کہ میں یہاں برمی وفد کے رئیس جنرل اونگ سان کے ساتھ بات چیت کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برما میں احمدی مبلغوں کا مشن اپنی سرگرمیاں پھر جاری کر دے گا۔ جو جنگ کی وجہ سے کسی حد تک کم ہو گئی تھیں۔

میں جہاز پر سوار ہو جائے گا۔ اور ۲۸ فروری کو کیپ ٹاؤن پہنچ جائیگا۔

پشاور ۳۰ جنوری:۔ مسٹر جسٹس کلارک نے مالاکنڈ کے پولیٹیکل ایجنٹ پر عائد شدہ الزامات کے متعلق محکمانہ تفتیش شروع کر دی ہے۔ جو واقعات پنڈت نہرو کے دورہ سرحد کے سلسلہ میں ہوئے۔ ان سب کی ذمہ داری نواب محبوب علی خان پولیٹیکل ایجنٹ پر ڈالی گئی ہے۔ آج صرف دو گواہوں کی گواہیاں ہوئیں:۔

دہلی یکم فروری:۔ انڈونیشیا کی ڈچ فوج کے ایک افسر اعلیٰ نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ اگر انڈونیشیا کے فوجی حکام کے ساتھ مذاکرات ناکام بھی ہو گئے۔ تو امن قائم کرنے کے لئے مسند پیار کی ڈچ فوجیں کافی ہونگی

لاہور یکم فروری:۔ پیٹرا سی یونین لاہور کا سالانہ اجلاس ۹ فروری کو ہوائی۔ ایم۔ سی

ہال میں ہوگا۔ رانا جنگ بہادر سنگھ ایڈیٹر ٹریبون صدارت کریں گے۔ اور لالہ بھیم سین سچر کے علاوہ کئی اور عمائدین تقاریر کریں گے۔

جموں یکم فروری:۔ حکومت کشمیر جو اہم اقدامات کرنے والی ہے۔ ان میں سے ایک گلگت کی واپسی کا بھی مطالبہ بھی ہے ایک معاہدہ کی رو سے گلگت ۶۰ سال تک انگلستان اور برطانیہ کے تحت رہنے پر مجبور تھا لیکن اب ساٹھ سال ختم ہونے پر حکومت کشمیر اس کا مطالبہ کرے گی۔

نئی دہلی یکم فروری:۔ حکومت ہند نے ۴۶-۱۹۴۷ء کے لئے کپاس کی پیداوار اور اس کی کھپت کے اندازہ کے مطابق کپاس کی برآمد کی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنوری اپریل ۱۹۴۷ء تک کپاس کی ۵ لاکھ گانٹھیں برآمد کی جائیں گی۔

بقیہ صفحہ ۵

لباس وپیرا ہن۔ ان کے گھروں کی ساخت۔ انکی کھیتی باڑی۔ قلب ماہیت اور بافیانی کے طریقوں اور اُن کی بستیوں اور شہروں اور اُن کے پہاڑوں اور وادیوں اور اُن کے خاندان اور قبیلوں کے ناموں کا مقابلہ اُن کے اصلی وطن فلسطین اور شام کی بستیوں شہروں پہاڑوں اور وادیوں کے ناموں سے مقابلہ کیا گھنٹہ رات سے برآمد شدہ سکوں کو بھی خرید مزید برآں قدیم یونانی سیاحوں کی آراء کا بھی مطالعہ کیا۔ قرات و اناجیل کے صحیفوں اور یہودی تواریخ کا بھی دقت سے مطالعہ کیا۔ اور اُن کے نتیجہ پر غیر اقوام کی تحریروں کو بھی دیکھا غرض ان تمام باتوں کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرنے کے بعد موجودہ محققین نے اس بات کا یقینی فیصلہ کیا ہے۔ کہ شمالی کے شمالی مغربی پہاڑوں میں بسنے والی قومیں بنی اسرائیل ہی کھوئی ہوئی بھیڑیں ہیں۔ جو جور و جفا اور ظلم و ستم کا تختہ مشق بنتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ دھکے کھاتے ہوئے یہاں پہنچے۔ اور آخر یہ ان جگہوں میں پناہ لی۔ (باقی)